Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ، ۱۹ ماہ فتح ۱۳۵۱ہش، ۱۹ دسمبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۸۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں فرماتے رہیں ۔

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات جلسہ سالانہ کے کاموں کی وجہ سے تا اطلاع ثانی بند رہے گی ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ)

خطبہ جمعہ

ایک سال کے وقفہ کے بعد اس سال اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انشاء اللہ ہمارا جلسہ سالانہ منعقد ہوگا

اہل ربوہ جلسہ کے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ رضاکار اور مہمانوں کے ٹھہرنے کیلئے اپنے مکانات کے کمرے مہیا کریں

جلسہ کے ایام میں احباب کو ربوہ کی صفائی کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا پر زور دینا چاہیئے

ہر احمدی مرد و عورت کو پیڑے اور روٹیاں بنانے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے تا نانبائیوں کی قلت جلسہ کے کام میں روک نہ بن سکے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ ۱۷ نبوت ۱۳۵۱ہش (مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ :- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم ۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا :-

کل سر درد کا شدید حملہ ہوا تھا جس کے نتیجہ میں نقاہت ہوگئی ہے ۔ آج صبح تو لیٹے ہوئے ہی وقت گذارنا پڑا ۔ یہ تین دن کچھ اس قسم کی ذمہ داریوں کے جمع ہوگئے ہیں جو بیماری کی وجہ سے بستر پر لیٹ کر یا گھر میں بیٹھ کر ادا نہیں کی جا سکتیں ۔ انصار اللہ کے علاوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پچاس سالہ اجتماع

بھی ہو رہا ہے ۔ اس سال ۲۵ دسمبر کو لجنہ اماء اللہ کو قائم ہوئے پچاس سال ہو جائیں گے ۔ چنانچہ اس اجتماع کے موقعہ پر وہ اپنی تاریخ کا ایک نیا ورق الٹیں گی ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی ماضی کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور اب انہیں نئے دَور میں نئی اور بدلی ہوئی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور اُن کو ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے ۔

اِس وقت مَیں مختصراً دو باتوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ ایک تو یہ ہے کہ

ہمارا جلسہ سالانہ

قریب آ رہا ہے ۔ یعنی اب اتنا دُور نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں انتظار کیا جائے اور بعض ذمہ داریوں کی طرف احباب کو توجہ نہ دلائی جائے ۔ جہاں تک جلسہ سالانہ کے انتظامات کا تعلق ہے وہ تو بعض لحاظ سے جلسہ کے معاً بعد شروع ہو جاتے ہیں ۔ پھر جب نیا مالی سال شروع ہوتا ہے تو اُس وقت بہت سارے کام کرنے پڑتے ہیں ۔ بعض اشیاء خریدنی پڑتی ہیں ۔ مثلاً شروع میں گندم خریدنی پڑتی ہے ۔ اُس وقت نسبتاً سستی مل جاتی ہے ۔ پھر جلسہ سالانہ کے ضمن میں کچھ یاددہانیاں کرانی پڑتی ہیں ۔

اہلِ ربوہ کو بھی اور اُن بھائیوں کو بھی جو باہر سے ربوہ میں تشریف لاتے اور جلسہ کی برکات اور فیوض سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ایک سال کے وقفہ (ناغہ) کے بعد انشاء اللہ اور اسی کی توفیق سے اس سال ہمارا جلسہ سالانہ منعقد ہوگا ۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کی امید رکھتے ہیں اور ہمارا اپنے رب کریم پر بھروسہ ہے کہ وہ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ بیچ میں کسی قسم کی روکیں پیدا نہ ہوں ۔ دوست دو سال تک جلسہ کا انتظار کرتے رہے ہیں ۔ اب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں یہ توفیق بخشے گا کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ماحول میں دعائیں کرنے کی توفیق پائیں ۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے علاوہ اہلِ ربوہ کی جو ذمہ داریاں ہیں مَیں سمجھتا ہوں اُن میں سے

سب سے بڑی ذمہ داری

یہ ہے کہ وہ پوری تعداد میں، رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات منتظمین جلسہ کو پیش کر دیں ۔ اُن دِنوں ہمارے سکول اور کالج بڑا کام کرتے ہیں ۔ بچوں کا کالج بھی، بچیوں کا کالج بھی

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبدالحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسی طرح ہمارے سکول بھی بہت کام کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ہمارے بعض دوستوں کو بعض خدشات بھی لاحق ہیں کیونکہ ہماری نئی حکومت نے اپنے منشور کے مطابق سکولوں اور کالجوں کو قومی تحویل میں لینا شروع کر دیا ہے۔ "شروع کر دیا ہے" کا مطلب ہے کہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ حکومت نے سکولوں اور کالجوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ نصرت گرلز ہائی سکول کی اُستانیوں کو یکم کی بجائے گیارہ تاریخ کو تنخواہیں ملیں۔ جب کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ کو ابھی تک تنخواہیں نہیں ملیں۔

بہر حال سکولوں وغیرہ کو قومی تحویل میں لینا بہت بڑا کام ہے۔ بڑی ذمہ داری حکومت نے اپنے سر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح خدمت کی توفیق دے۔ یہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ سکولوں اور کالجوں کو قومی تحویل میں لے لئے جانے پر بعض بچے یا بعض ناسمجھ دوست گھبراتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہائی سکول میں، جامعہ میں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں ہمارے مہمان ٹھہرتے ہیں اور طلباء بطور رضا کار خدمات انجام دیتے ہیں۔ اب سکول اور کالج قومی تحویل میں چلے جانے کی وجہ سے نہ تعلیمی ادارے خالی ہوں گے اور نہ طلباء کو بطور معاون جلسہ میں بھجوایا جائے گا۔ در اصل یہ مفروضہ ہی غلط ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ جماعت احمدیہ تو ہر لحاظ سے عوام ہی کا ایک حصہ ہے۔ یہ دُنیا کی بھلائی کے لئے قائم ہوئی ہے۔ ہر مسلمان کو "الناس" کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور یہ "الناس" ہی ہیں جن کے لئے قرآن عظیم اُتارا گیا ہے۔ پس ان دنوں عوامی حکومت کا بڑا چرچا ہے حالانکہ یہ لفظ "عوام" در اصل "الناس" کا ترجمہ ہے۔ کیونکہ "الناس" سے مراد بالعموم عوام لئے جاتے ہیں۔ اس لئے جب ہر چیز ہے ہی "الناس" کی تو پھر اس کے راستے میں دُنیا کی کوئی حکومت یا اس کی نئی پالیسی روک نہیں بن سکتی۔ لہذا

سکولوں اور کالجوں کے بچے

اور بچیاں انشاء اللہ اسی طرح رضا کارانہ طور پر کام کریں گی جس طرح وہ سالہا سال سے کام کرتے چلے آئے ہیں۔ اور عوام کی یہ عمارتیں بھی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں پیش ہوں گی اور اپنی مہمان نوازی اور خدمت پیش کریں گی جس طرح پہلے کرتی چلی آئی ہیں۔ جب کسی عمارت میں برکت کے کام کئے جاتے ہیں تو عمارتیں بھی برکت والی بن جاتی ہیں۔

پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے کہ رضا کار پوری طرح (نوّے فیصد بھی میں نہیں کہتا) اور پوری تعداد میں انتظامیہ کو ملنے چاہئیں۔ پوری تعداد سے میری یہ مراد ہے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ رضا کار مہیا ہو سکتے ہوں اتنے ضرور ملنے چاہئیں۔

علاوہ ازیں ایک بڑی ذمہ داری جلسہ کے دنوں میں باہر سے آنے والے مہمانوں کیلئے اپنے مکانوں کے مسقف حصوں کو مہیا کرنے کی ہے۔ ربوہ میں ہر سال جتنی بھی جماعتی طور پر نئی عمارتیں بنتی ہیں وہ مہمانوں کے لئے کافی نہیں ہوتیں۔ چنانچہ اس دفعہ میں نے جامعہ سے بھی کہا ہے کہ تمہاری ضرورت بھی ہے لیکن میری ضرورت بھی ہے۔ اور جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں میری ضرورت سے مراد جماعت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں جو

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم

کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ غرض جماعتی ضرورت کے پیش نظر جماعت احمدیہ کے ہوسٹل کی عمارت کا پہلے تھوڑا سا حصہ مکمل ہونا تھا۔ لیکن میں نے کہا ہے کہ اسے زیادہ بڑھاؤ۔ چنانچہ اس کی تعمیر کا پروگرام تین حصوں میں بٹا ہوا تھا۔ دو حصے جلسہ سالانہ تک انشاء اللہ مکمل ہو جائیں گے۔ تیسرا حصہ جلسہ تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ بہر حال کچھ مہمانوں کے لئے اس میں بھی گنجائش نکل آئے گی۔ پھر جو عمارت کیمپس کہلاتی ہے۔ جہاں ہمارا ایم، ایس، سی فزکس کا حصہ ہے۔ اس میں کئی اور کمروں پر چھتیں پڑ گئی ہیں جو مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے بڑی حد تک کافی ہیں۔ اور اس سے میری مراد یہ ہے کہ جتنا ٹی آئی ہائی سکول اور اس کی بورڈنگ کا مسقف حصہ ہے اتنی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ کمروں کی چھت مکمل ہو گئی ہے۔ اس میں بھی کئی کمرے میسر آ جائیں گے۔ ویسے اس میں کچھ انتظام کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ابھی دیواریں نہیں بنیں صرف چھت ہی پڑی ہے۔ بہر حال ہم اس کو استعمال کر سکتے ہیں لیکن ان تمام تعمیراتی وسعتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے مہمانوں کے لئے موجودہ عمارتیں کافی نہیں ہوا کرتیں۔

پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ باہر سے آنے والے احباب بڑی قربانی کرتے ہیں۔ وہ راتوں کو اس طرح سوتے ہیں کہ دفتروں میں بیٹھ کر حکومت کرنے والے لوگ اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے میں افسر جلسہ سالانہ تھا۔ میرے پاس ایک رپورٹ آئی کہ

۱۸×۲۴ یا شائد ۱۵×۱۸ کا کمرہ ہے جس میں مقیم ایک سو مہمانوں کیلئے مالک مکان یا منتظم کھانا لے گیا ہے۔ اتنے چھوٹے سے کمرہ میں تو اتنے مہمان نہیں ٹھہر سکتے۔ چنانچہ ہم نے رات گئے جب سارے مہمان اپنی اپنی رہائش گاہوں پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اس وقت جا کر چیک کیا تو جتنے مہمانوں کا کھانا منگوایا گیا تھا اُتنے مہمان وہاں موجود تھے۔ انسان سوچے تو وہ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ تاہم اس چھوٹے سے کمرے میں سو کے قریب مہمان موجود تھے۔ وہ بیٹھ کر رات گذارتے تھے یا کیسے رات گذارتے تھے یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر وہاں سو کے قریب مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ ہمارے احمدی دوست مہمان اور میزبان دونوں بڑی قربانی دیتے ہیں۔ ویسے یہاں ایک لحاظ سے مہمان اور میزبان کا فرق مٹ جاتا ہے کیونکہ جہاں تک مہمان ہونے کا تعلق ہے میں بھی اور آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں مگر خادم ہونے کی حیثیت میں ہم سارے میزبان ہیں۔ غرض مہمان اور میزبان دونوں اکٹھے ہو جاتے اور جلسہ کے انتظامات میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی برکت اور رحمت ہے۔ ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

جلسہ کے دنوں میں

رہائش کے سلسلے میں

میں نے دیکھا ہے کہ باہر سے جو دوست اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آتے ہیں وہ تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ انہیں کوئی غسلخانہ دیدیا جائے، وہ اسی میں اپنا وقت گذار لیں گے۔ پس مکانوں کی مانگ کا تو یہ حال ہے اور اُدھر ربوہ کے دوست تھوڑی تعداد میں بیٹھنے والے یا دوسرے کمرے فارغ کرتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض دوست عملاً فارغ نہیں کرتے جس سے انتظامیہ کو بڑا غصہ آتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دے سکتے نہیں کیونکہ مثلاً اُن کے دُور کے عزیز یا کوئی دوست ہیں وہ انہیں اطلاع دے دیتے ہیں کہ وہ جلسہ پر نہیں آرہے۔ چونکہ انہوں نے پہلے سے یہ ذہن میں رکھا ہوتا ہے کہ میں فلاں کمرہ اُن کو دُونگا لیکن جب اُن کی طرف سے اطلاع آجاتی ہے کہ وہ جلسہ پر نہیں آرہے تو وہ یہی کمرہ جلسہ سالانہ کے منتظمین کو دیدیتے ہیں مگر جب جلسہ سالانہ کے مہمان آنے لگتے ہیں۔ تو اُن کے عزیز یا دوست کا ایمان جوش میں آتا ہے اور وہ سوچتے ہیں کہ جلسہ سالانہ سے کیوں غیر حاضر رہوں۔ چنانچہ جب وہ ربوہ پہنچ جاتے ہیں تو وہی کمرہ انکو دیدیا جاتا ہے۔ اس پر جلسہ سالانہ کے منتظمین شور مچا دیتے ہیں کہ تم نے تو ہمیں کمرہ دینے کا وعدہ کیا تھا مگر کمرہ فارغ نہیں کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے وہ مہمان جن کے آنے کی توقع نہیں تھی وہ آگئے ہیں۔ وہ بھی تو آخر جلسہ کے مہمان ہیں اسلئے انہوں نے استعمال کر لیا ہے۔ بہر حال اس مرحلہ پر ظاہری انتظام میں تو رخنہ پڑ جاتا ہے لیکن ایسے مالک مکان کا اخلاص اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔

بعض دوست اس سلسلہ میں بھی بڑی

قربانی کا مظاہرہ

کرتے ہیں۔ وہ اپنا سارا گھر مہمانوں کو دیدیتے ہیں، وہ خود کسی ایک کمرہ میں سمٹ کر گذارہ کر لیتے ہیں اور باقی سارا گھر خدا کے مہمانوں کیلئے فارغ کر دیتے ہیں۔ دوسری طرف ایک وقت میں ہزاروں ہزار روپے چندہ دینے والے دوستوں کو اگر ربوہ میں کوئی غسلخانہ مل جائے جس میں پرالی پڑی ہوئی ہو تو وہ اسے بھی غنیمت سمجھتے ہیں اور شکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا بھی اور ممنون ہوتے ہیں منتظمین کے بھی کہ انہوں نے ہمارے لئے رہنے کا انتظام کر دیا ہے۔ بہر حال اہل ربوہ کیلئے جس حد تک ممکن ہو وہ اس سلسلہ میں منتظمین جلسہ سے تعاون کریں۔ علاوہ اُن مہمانوں کے جو اُن سے تعلق رکھنے کیوجہ سے اُنکے گھروں میں ٹھہرتے ہیں، اُن مہمانوں کیلئے بھی اپنے مکانوں کے بعض حصے فارغ کریں جو اُن سے تعلق نہیں رکھتے ہیں لیکن جلسہ کے انتظام کے ماتحت ٹھہرتے ہیں۔ پس ایسے دوستوں کیلئے رہائش مہیا کرنے کیلئے بھی منتظمین جلسہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کرنا چاہیئے۔

دُوسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ کی صفائی کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ جلسہ کے دنوں میں بھی صفائی ہونی چاہیئے اور اس سے پہلے بھی صفائی ہونی چاہیئے۔ صفائی کی طرف اہل ربوہ کو بالعموم اور مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس صحت کو بالخصوص توجہ دینی چاہیئے۔ باہر کے وہ دوست جو اس عرصہ میں ربوہ نہیں آئے اُن کو بعض تبدیلیاں تو نظر آئیں گی مثلاً سڑکوں کے بعض حصے پختہ ہو گئے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کچھ اور تبدیلیاں بھی نظر آئیں۔ تاہم اس میں وقت لگے گا۔ نئی جگہوں پر درخت لگائے جا رہے ہیں۔ جو کھلی جگہیں تھیں انکو استعمال کیلئے تیار کیا جا رہا ہے۔ کچھ تیار ہو گئی ہیں۔ کچھ تیار ہو رہی ہیں اور کچھ انشاء اللہ تیار ہو جائیں گی۔ غرض صفائی کی طرف جس حد تک ممکن ہو ہمیں توجہ دینی چاہیئے۔ گو جس حد تک توجہ دینے کی ضرورت ہے اُس حد تک ہم سر دست توجہ نہیں دے سکتے کیونکہ اسوقت ہمارے ذرائع محدود ہیں۔ لیکن کوشش کرتے رہنا چاہیئے اور جس حد تک ممکن ہو اپنے ماحول کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں یہاں کبھی کوئی بیماری وبائی صورت میں نہیں آئی حالانکہ مہمانوں کی تعداد ہزاروں بلکہ اب تو ایک لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ ایسی صورت میں احباب کا وبائی امراض سے محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کا مرہون منت ہے۔ جلسہ سالانہ نے ربوہ کی زمین کو بڑا اچھا کر دیا ہے۔ ورنہ جس وقت ہم پہلے پہل یہاں آباد ہوئے تھے اُسوقت ہر طرف کلر ہی کلر نظر آتا تھا۔ جن دوستوں نے اُن ایام میں یہاں ابتدائی جلسے دیکھے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اُن کا حافظہ اچھا ہے اُن کو یاد ہوگا کہ یہاں کلّر کی وجہ سے ہر جگہ سفیدی سفید نظر آتی تھی۔ اب تو درخت اُگ آئے ہیں سایہ ہوگیا ہے کئی جگہ پھول بھی نظر آنے لگے ہیں اور انشاء اللہ ایک دو سال میں کئی دوسری جگہوں پر بھی پھول نظر آئیں گے اور پھر اس سے بھی نمایاں فرق نظر آئے گا یہ تو ایک مستقل کام ہے جو آہستہ آہستہ مکمل ہو رہا ہے
پس

جلسہ کے ایام میں

احباب کو صفائی کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں پر بڑا زور دینا چاہیئے۔ دوست یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی نیت رکھنے والوں کو ہر طرح صحت رکھے اور ان کے لئے جلسہ میں شمولیت کے سامان پیدا کردے۔ اللہ تعالےٰ اہل ربوہ کو بھی صحت و عافیت سے رکھے اور انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ بہتر اور احسن رنگ میں خدا تعالےٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند جلیل مہدی معہودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرسکیں اور وہ ہر قسم کی ذمہ داریاں چوکس اور بیدار رہ کر ادا کرسکیں۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے پاکستان کے نانبائیوں پر روز بروز بوجھ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جو نانبائی یہاں آتے ہیں وہ سب اِلّا ماشاء اللہ احمدی نہیں ہوتے۔ یہ بھی ایک لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے فضل کا نتیجہ ہے کہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے اُن کا ہمارے ساتھ ایک پرانا تعلق قائم ہے۔ لیکن اب اُن کی بساط کی بات نہیں رہی۔ اسی لئے ہم نے دو تین سال سے روٹیاں پکانے والی مشین استعمال کرنی شروع کردی تھی پہلے تجربہ کے طور پر اور پھر آج سے دو سال پہلے کافی بڑے پیمانے پر استعمال کی گئی۔ اس سال غالباً ۲ نئی مشینیں لگ گئی ہیں گو یہ بھی کافی نہیں لیکن ان کا اتنا فائدہ ضرور ہے کہ اگر خدا نخواستہ سارے تنور ناکام ہو جائیں تو اتنی روٹیاں پکا دیں کہ جیسا کہ ہم بعض دفعہ جلسہ سالانہ پر کیا کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ایک روٹی میں ہر ایک دوست کی سیری کے سامان پیدا کردے گو ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر ایک دوست کو اس کا جو عام طریق ہے اور روزمرہ کا معمول ہے اس کے مطابق کھانا دیا جائے لیکن بعض دفعہ انتظام میں غیر متوقع خرابی کی وجہ سے تھوڑا کھانا دینے پر اکتفا کرنا پڑے تب بھی دوست اسے بطیبِ خاطر قبول کرلیتے ہیں۔
اگرچہ

روٹیاں پکانے والی مشینیں

تو مل گئی ہیں لیکن پیڑے اور روٹیاں بنانے کی مشینیں ابھی تک ہمیں نہیں مل سکیں اس سال ایک مشین ہمیں ملی ہے جو پیڑے بنانے یا روٹیاں بنانے والی ہے۔ یہ مشین ربوہ میں پہنچ چکی ہے اور اس وقت اس پر تجربہ ہو رہا ہے یہ مشین کراچی سے بن کر آئی ہے مگر ٹھیک طرح کام نہیں کر رہی ہمارے ایک احمدی انجینئر دوست ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر اور سمجھ اور فراست عطا فرمائے وہ اس کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ اس میں کافی حد تک درستی ہوگئی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہے اور اس کا تجربہ کامیاب ہو جائے تو پھر اگلے سال ہمارے لئے بہت سہولت پیدا ہو جائے گی لیکن سردست میں یہ کہوں گا کہ ہمارے جلسہ میں نانبائیوں کی کمی کسی صورت میں رخنہ انداز نہیں ہونی چاہیئے جلسہ کے ایام میں بوقت ضرورت ہمارے مرد و زن ہر دو کو پیڑے اور روٹیاں بنانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہ اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے کہ کسی بھی عظیم مقصد کے حصول میں جو جدوجہد کرنی پڑتی ہے اس میں مرد و زن کی تفریق نہیں کی جا سکتی ہر دو پر ایک جیسی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں ہمیں یہ اصول یاد کرایا جاتا ہے کہ دیکھو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق ایک عظیم جدوجہد شروع ہے۔ اس زمانے سے مراد ایک احمدی ہمیشہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیتا ہے کیونکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آپ کی بعثت سے قیامت تک ممتد ہے۔ اسلئے ہمارا یہ زمانہ بھی داخل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ پس اس زمانہ میں توحید کے قیام اور بنی نوع انسان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کا پیار اور قرآن کریم سے دلی وابستگی پیدا کرنے کے لئے جو عظیم جدوجہد ایک مجاہدہ اور ایک جہاد شروع ہوا ہے۔ اس نے

مرد و زن کی تفریق

مٹا دی ہے۔ دونوں پر ایک جیسی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ ان دونوں کے کاموں میں فرق ہوسکتا ہے لیکن ان کی ذمہ داریاں ایک جیسی ہیں۔ ہم عورتوں کو پرے نہیں ہٹا سکتے بلکہ جب ضرورت پڑتی ہے تو ہم دینی امور میں ان سے استثنائی خدمت لیتے ہیں۔ شروع اسلام میں جب عورتوں کی ضرورت پڑی تھی تو وہ میدان جنگ میں چلی گئیں۔ جب ان کی ضرورت نہیں تھی تو وہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں یا دیکھ بھال کے دوسرے کام کرتی تھیں لیکن بوقت ضرورت میان سے تلوار نکال لیتیں اور تیر کمان ہاتھ میں پکڑ لیتی تھیں اور مردوں سے پیچھے نہیں رہتی تھیں وہ ہر مشکل کے وقت تیار رہتی تھیں پس اگرچہ مرد اور عورت کا اپنا اپنا کام اور دائرہ کار مقرر ہے لیکن ضرورت کے وقت وہ سب کا کام بن جاتا ہے

پس ہماری احمدی بہن غلبۂ اسلام کی اس جدوجہد سے باہر نہیں رہ سکتی اور نہ اُسے باہر رکھا جا سکتا ہے۔ اس عظیم جدوجہد میں اسے شامل کرنا پڑیگا چنانچہ اگر ضرورت پڑے گی تو ہم اپنی بہنوں کو روٹی پکانے والی مشینوں پر بٹھا دیں گے، اپنی ماؤں کو بٹھا دیں گے اور اپنی بیٹیوں کو بٹھا دیں گے اور کہیں گے پیڑے بناؤ اور روٹیاں لگاؤ۔ تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قلعہ میں آنے والے مہمانوں کو کھانا مل سکے۔ اپنے گھروں میں جب مہمان آتے ہیں تو بعض دفعہ ایک ایک عورت دس دس پندرہ پندرہ سیر آٹا گوندکر روٹیاں پکا لیتی ہے تو خدا کے محمد کے مہدی کے گھر مہمان آئیں اور عورتیں باہر بیٹھی رہیں۔ یہ تو نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی کے دل میں کوئی شبہ ہے تو وہ نکال دے۔ عورتیں باہر نہیں بیٹھیں گی وہ آئیں گی اور اپنی ذمے داری کو پورا کریں گی تاہم ان کو یاد کرانے کی ضرورت تھی۔ سو میں نے اس وقت یاد کرا دیا ہے۔ انہیں تیار رہنا چاہیئے۔

لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے

وہ اس سلسلہ میں ان کی راہنمائی کریں۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ روٹی پکانے کا کام عام طور پر عورت کا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن نانبائی آپ کو عام طور پر مرد نظر آتے ہیں۔ اس واسطے دنیا میں احمدی مرد بھی ضرور نانبائی ہونگے ان کو مرکز میں آنے کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ وہ یہاں جلسہ سُننے اور خدا کی برکات سے حصہ پانے کے لئے آئیں۔ وہ یہاں آکر اللہ تعالےٰ کی وہ عظیم برکات، فضل اور رحمتیں دیکھیں جو جماعت احمدیہ اور اس کے ذریعہ تمام دنیا کے انسانوں پر نازل ہو رہی ہیں۔ اُن کے دل اللہ تعالےٰ کے شکر کے جذبات سے معمور ہو جائیں گے تاہم وہ ساتھ یہ نیت بھی کریں کہ اگر روٹی پکانے کی ضرورت پڑی یا مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ پیڑے بنا کر روٹی بنانے والی مشین پر لگانے کی ضرورت پڑی تو ہم اس کام میں شامل ہونگے کئی ایسے مرد اور عورتیں بھی ہیں جو عام طور پر پیڑا اور روٹی تو بنا سکتے ہیں لیکن تنور میں روٹی نہیں لگا سکتے۔ اس کے لئے بڑی مشق کی ضرورت ہے کیونکہ تنور میں ہر روٹی کے لئے دو دفعہ ہاتھ ڈالنا پڑتا ہے۔ لیکن مشین کے اوپر روٹی بنانے کے لئے اس قسم کی مشقت کی ضرورت نہیں صرف جذبہ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی عورت مشین پر تکونہ یا ہشت پہلو روٹی پکا دیگی تو ہم وہ بھی خوشی سے کھا لیں گے۔ پکا ہوا آٹا ہونا چاہیئے روٹی کی شکل چاہے کسی قسم کی ہو اس سے فرق نہیں پڑتا۔ ہم جب بچے تھے اور سکاؤٹنگ کے لئے باہر جایا کرتے تھے تو خود ہی "ونگی ترنگی" اور کچی پکی روٹی پکا کر کھا لیا کرتے تھے۔ تاہم

جلسہ سالانہ کے دنوں میں

نہ تو روٹی کچی ہونی چاہیئے اور نہ جلی ہوئی ہونی چاہیئے کیونکہ بچے بھی ہوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں بعض دوست بیمار بھی ہو جاتے ہیں پتہ نہیں کوئی چیز کس کے حصہ میں آتی ہو اس لئے کچی اور جلی ہوئی روٹی نہیں ہونی چاہیئے لیکن یہ ضروری نہیں روٹی گول ہو یا اوول ہو جیسے صوبہ سرحد میں رواج ہے یا تین کونے یا چار کونے والی ہو۔ جس قسم کی روٹی مشین میں تیار ہوگی وہ آپ کو مل جائے گی ایک مشین ایسی بھی ہے کہ اس میں علیحدہ علیحدہ ایک ایک روٹی نہیں بنائی جاتی بلکہ جس طرح کپڑے کا تھان بنا یا تھان باہر نکلتا ہے اسی طرح مشین کے اندر سے روٹی کا ایک تھان نما ٹکڑا باہر نکلتا رہتا ہے جس میں سے آگے کاٹ کر تین تین دو دو یا ایک ایک روٹی بنائی جاتی ہے۔

غرض ہمیں روٹی ملنی چاہیئے ہمیں اس کی شکل سے سروکار نہیں۔ اس کی شکل تھالی کی ہو یا چاند کی ہو یا دائرہ کی ہو یا چورس ہو یا جو بھی ہو پکے ہوئے آٹے کی روٹی ہونی چاہیئے۔ اسی طرح چاول بھی پورے طور پر پکے ہوئے ہونے چاہئیں تاکہ جلد ہضم ہو جائیں اور دوست بیمار نہ ہوں۔ بہر حال اللہ تعالےٰ اس نان میں برکت ڈالے گا۔ کیونکہ یہ اس کا وعدہ ہے کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب مہدی کے درویش دنیا میں پائے جائیں گے اس وقت تک فرشتے آسمان سے اُس نان کے مشابہ نان لیتے آئیں گے جو فرشتوں کی طرف سے اللہ کے حکم سے حضرت مہدی المعہود علیہ السلام کے حضور یہ کہتے ہوئے پیش کیا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ تاہم یہ ساری چیزیں جہاں ہمارے لئے باعث طمانیت ہیں وہاں ہمارے اوپر ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہیں۔ اسلئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو نباہنے کی ہر ممکن کوشش کریں

جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں آج انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ پاکستان میں اس وقت بیماری بھی بہت پھیلی ہوئی ہے اللہ تعالےٰ فضل فرمائے۔

دوستوں کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے

ان دنوں عام طور پر تین بیماریاں اکٹھی حملہ کرتی ہیں۔ ملیریا۔ انفلوئنزا اور گلے کی تکلیف جسے انگریزی میں (THROAT INFECTION) (تھروٹ انفیکشن) کہتے ہیں۔ تو یہ اللہ کی تقدیر ہے اور ہم اس سے گھبراتے نہیں لیکن باوجود اس کے کہ بہت سے دوست بیمار رہے ہیں۔ پھر بھی وہ اس اجتماع پر آ گئے ہیں اس لئے یہ بیماری ہمارے رستے میں روک نہیں بنی۔ اسی طرح لجنات کے متعلق بھی کہنے والوں نے تو یہی رپورٹ دی ہے کہ اس دفعہ مستورات زیادہ تعداد میں شامل ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ اندازے کی گنتی ہے۔ صبح سے لیکر اس وقت تک مجھے نہ لجنہ کی طرف سے اور نہ انصار اللہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ کتنی لجنات اور کتنے انصار اجتماع میں شامل ہو رہے ہیں۔

غرض انصار اللہ لجنات دونوں کے اجتماع آج شروع ہو رہے ہیں۔ امت محمدیہ میں جب بھی اجتماع ہوں اس بارہ میں قرآن کریم کی ایک ہدایت موجود ہے جسے بھولنا نہیں چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ جب بھی دینی اجتماع ہو اس وقت اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید اور توبہ و استغفار بڑی کثرت سے کرنا چاہیئے۔ اس پر نہ تو کوئی پیسہ خرچ ہوتا ہے اور نہ وقت لگتا ہے۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس دوستوں چاہیئے کہ وہ ان دنوں کثرت سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللّٰھم صلی علی محمد و آل محمد کا ورد کریں۔ تسبیح و تحمید سمیت ورد و پڑھنے کی تحریک تو میں پہلے بھی کر چکا ہوں۔ پھر استغفار ہے یعنی

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

بھی کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ جو دوست لاحول پڑھ سکیں وہ لاحول بھی پڑھیں۔

میرا تجربہ ہے

کہ استغفار کرنا اندرونی کمزوریوں کے دور کرنے کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور لاحول بیرونی حملوں کے شر سے حفاظت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

پس لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کی رو سے آپ جتنی زیادہ تسبیح و تحمید کریں گے آپ اپنے محسن اور انسانیت کے محسن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جتنا زیادہ درود پڑھیں گے اتنے ہی زیادہ آپ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ انصار اللہ کا اجتماع عملاً جمعہ کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اسلئے دوست ابھی سے تسبیح و تحمید اور درود و استغفار پڑھنے لگ جائیں اور اگر ہو سکے تو اپنے اس ورد میں لاحول کو بھی شامل کر لیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم پر اپنے فضل نازل فرماتے ہوئے اس کی جو برکات ہمارے لئے مقدر ہوں ان برکات کے حصول کے لئے جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں وہ قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔ یعنی ہمیں مقبول ایثار کی مقبول قربانیوں کی توفیق عطا ہو۔ تاکہ ہم اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بنیں اور ان کے ضمن میں دنیا کی بحیثیت مجموعی جو ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں۔ ہم ان ذمہ داریوں کو احسن طریق سے بہتر رنگ میں ادا کر سکیں۔

آپ جلسہ سالانہ پر کیوں آ رہے ہیں؟

ارشادات مسیح پاک علیہ السلام کی روشنی میں!

● آپ جلسہ سالانہ پر اس لئے آ رہے ہیں تاکہ:-
"ایسے حقائق و معارف سنیں جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"

● آپ جلسہ سالانہ پر اس لئے آ رہے ہیں کہ تاکہ:-
"آپ میں سے ہر ایک کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ اور آپ کی معلومات وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو"

● آپ جلسہ پر اس لئے آ رہے ہیں کہ تا:-
"طلب علم اور مشورہ اعلاء اسلام اور ملاقات اخوان کے مواقع مہیا ہوں"

● آپ جلسہ پر اس لئے آ رہے ہیں کہ تا
"جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں گذشتہ سال داخل ہوئے ہیں پرانے بھائی ان کا مونہہ دیکھ لیں اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہو"

● آپ جلسہ پر اس لئے آ رہے ہیں کہ تا:-
"تمام دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے"

● آپ جلسہ پر اس لئے آ رہے ہیں کہ تا
"اپنے مولیٰ کریم اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو"

● آپ جلسہ پر اس لئے آ رہے ہیں کہ تا
"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر گیا ہو اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے"

● آپ اس جلسہ پر اس لئے آ رہے ہیں کہ تا
"تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور خشکی اور نفاق اور اجنبیت کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ رب العزت کوشش کی جائے"

● اسلئے آپ کو چاہیئے کہ آپ
"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء از حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود)

مرسلہ محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ

درخواست دعا۔ مکرم شیخ محمد علی صاحب چک ۱۶۲ ر ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور ایک سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب تکلیف زیادہ ہے اور تشویشناک ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ سلطان علی دارالیمن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۷

خطبہ جمعہ

احباب جماعت لازمی چندوں کا دو تہائی ۳۱ر دسمبر تک ضرور ادا کریں

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال۔ آپکی فصلوں اور تجارتوں میں اور بھی زیادہ برکت بخشے

ربوہ کے محلہ جات میں پانی کے انتظام کا ایک حصہ مرکز پورا کریگا بقیہ حصہ کی ذمہ داری اہل محلہ پر ہوگی

محترم مولانا محمد یعقوب خاں صاحب مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ر فتح ۱۳۵۱ ہش (۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جلسہ سالانہ کے لئے جو سامنے سٹیج بن رہی ہے، وہ میری طبیعت پر کچھ گراں معلوم ہوتی ہے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ پر تو مجبوری تھی۔ میں نے اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ اگر لکڑی کے تخت پوش بن جائیں تو وہ سٹیج کا کام دے سکتے ہیں موجودہ صورت میں سٹیج کو درے کرنے کی وجہ سے چھ فٹ اونچی کرنی پڑتی ہے۔

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر

تو بن گئی تھی۔ اس وقت بھی میں نے خود آکر دیکھا اور جائزہ لیا تھا (عملی کام کا عملی جائزہ لینا چاہیئے تب کام ٹھیک ہوتا ہے) تو پتہ لگا کہ چونکہ صحن باہر کے میدان سے اونچا ہے اس لئے اگر سٹیج اونچی نہ ہو تو ۲۵-۳۰ فٹ کی جگہ ایسی ہے کہ جہاں سے مقرر نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ ہم نے وہاں پر آدمی بٹھا کر اندازہ لگایا۔ پھر ہم نے آخری وقت میں اسے چار فٹ کی بجائے چھ فٹ اونچا کیا تب جاکر وہ درست ہوئی۔

اس دفعہ نظارت اصلاح وارشاد نے تخت پوش بھی نہیں بنوائے اور جو سٹیج اس وقت بن رہی ہے اور جو اس وقت میری نظروں کے سامنے ہے) اسے میری طبیعت نے پسند نہیں کیا۔ یا تو ہم ساری جلسہ گاہ مسجد سے باہر لے جائیں جس طرح پہلے خیال تھا لیکن پہلے خیال یہ تھا کہ مسجد کی سیڑھیوں کے ساتھ بڑا اکھڑا ہوا اندر داخل ہونے کے لئے۔ ہمارے انجینئرز نے خوبصورتی کی خاطر اس دروازہ کی ایسی شکل بنا دی تھی کہ اس کے اوپر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ آتا تھا۔ میری طبیعت پر یہ چیز گراں گذری کہ محض انٹرنس کو خوبصورت بنانے کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کیوں خرچ کیا جائے۔ اس لئے اس کی بجائے موجودہ طریقہ اختیار کیا اور اب یہ بھی ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ یہ انتظام تو اب بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے یا تو ہم اس کو اس دفعہ صحن کے بالکل آخر میں لے جائیں۔ پھر اتنی

اونچی سٹیج کی ضرورت

نہیں۔ ایسی صورت میں جلسہ گاہ کے لئے جتنی گنجائش مسجد کے صحن میں ہمیں ملتی تھی اتنی ہی گنجائش صحن سے باہر پیدا کر دیں یعنی رقبہ پورا کر دیں تاکہ باہر سے آنے والے ہمارے بھائیوں کو تکلیف نہ ہو۔ اس سلسلہ میں اگر کسی دوست کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو وہ کل تک مجھے لکھ کر بھجوا سکتے ہیں۔ مکرم سردار بشیر احمد صاحب جن کی نگرانی میں یہ کام ہو رہا ہے وہ اس کے متعلق پورا جائزہ لے کر مجھے فوراً بتائیں۔

یوں بھی ہر سال سٹیج کو بنانا اور اکھیڑنا ٹھیک نہیں ہے۔ دوسرے ہم اس مسجد کے محراب کے سامنے والے مسقف حصہ کو جلسہ سالانہ کے موقع پر نمازوں کے لئے استعمال کر ہی نہیں سکتے کیونکہ سٹیج مسجد کے صحن میں ہوتی ہے اگر صفیں یہاں بچھا دی جائیں تو نمازوں کے بعد جلسہ گاہ میں سب سے پہلے آنے والوں کو چکر لگا کر سب سے پیچھے جاکر بیٹھنا پڑے گا۔ کیونکہ جس جگہ پر وہ پہلے بیٹھے تھے وہاں تو دوسرے دوستوں نے قبضہ کیا ہو گا۔ یہ درست نہیں ہے۔ پس اس سٹیج کو بدلنا چاہیئے۔ اس سال بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ ابھی تو کام شروع ہی ہوا ہے۔ یہ جگہ بدل دینی چاہیئے۔ اتنی اونچی سٹیج کی ضرورت بھی نہیں ہے

اس سلسلہ میں ایک اور تجویز یہ تھی کہ LANDING کے اوپر جو OPENING ہے اس سے سٹیج کا کام لیا جائے لیکن اس طرح دوستوں اور مقررین کے درمیان (اور خصوصاً میری طبیعت کے لحاظ سے) میرے اور دوستوں کے درمیان ایک بُعد اور دوری پیدا ہو جاتی ہے جو طبیعت پر سخت گراں گذرتی ہے مجبوری ہو تو اور بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو کوئی مجبوری بھی نہیں ہے۔

دوسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ جمعہ کے روز خطبہ میں میں نے دو محلوں کے متعلق پانی کے انتظام کے سلسلہ میں بعض باتیں کی تھیں۔ میری خواہش یہ تھی کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ایسا انتظام ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو قانون بنائے ہیں ان کے لحاظ سے ہر کام خواہ وہ کتنی تندہی اور مستعدی سے کیوں نہ کیا جائے کچھ وقت ضرور لیتا ہے اسی واسطے جو چیز انسان کے اختیار میں نہیں۔ کہانی لکھنے والوں نے وہ جنوں کے اختیار میں دے دی کہ آنکھ جھپکتے ہی ایک محل تیار ہو گیا۔ انسان اس طرح کبھی محل نہیں تیار کر سکتا۔ وہ بچوں کا دل بہلانے کیلئے جن ہی تیار کر سکتے ہیں پس میری خواہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عملاً پوری نہیں ہو سکتی اور نہ اتنی تھوڑی مدت میں ہو سکتی تھی کیونکہ ہر کام کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔ سروے ہو گیا ہے ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں ہوا کہ کس جگہ پانی بہتر مل سکتا ہے۔ پانی کی ضرورت بہت ہے اس واسطے کوشش یہ ہونی چاہیئے

اور عملاً ایسا ممکن بھی ہے

کہ سردیوں کے اختتام تک بجلی کے کنویں مختلف جگہوں پہ لگ جائیں۔

اس تاخیر کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ مجھے خیال آیا کہ صرف ان دو محلوں ہی کے متعلق نہیں بلکہ ربوہ کے جس جس محلہ میں پانی کا کنواں لگانے کی ضرورت ہے وہ محلے مجھے کل یا پرسوں تک اطلاع دیں تو ان کو بھی اس جائزہ اور سکیم میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کچھ اب لگ جائیں کچھ بعد میں لگ جائیں گے۔ یا ممکن ہے سارے ہی اس وقت لگ جائیں۔

دوسرے اس سلسلہ میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اور بڑی وضاحت سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پانی کا انتظام ہو رہا ہے یہ مرکز سو فیصد اپنی ذمہ داری پر آپ کو بنا کر نہیں دے گا بلکہ آپ اپنے پاؤں پہ کھڑے ہونے کی کوشش کریں اور جس حد تک آپ کی

خدا داد طاقت اور قوت

ہے اس حد تک آپ کو خود چلنا پڑے گا اور اس کے بعد کے کام مرکز کے سپرد ہوں گے وہ آپ کے کنویں کا انتظام کرے گا۔

جہاں تک کنویں کا تعلق ہے اس کے لئے کم از کم یہ ضروری ہے کہ اس کی کھدائی وغیرہ کا خرچ یا اس کی محنت آپ کو خود کرنی پڑے گی اور اگر اس سے زائد پیسے جمع کر سکیں تو وہ بھی آپ کا حصہ ہوگا لیکن اتنا آپ کو ضرور کرنا پڑے گا اور اگر آپ اس سے زائد پیسے جمع نہیں کر سکتے تو جو پمپ اور بجلی کی موٹر کا خرچ ہے اور پائپ وغیرہ کا خرچ ہے وہ مرکز مہیا کرے گا۔ لیکن کنواں بور کرنے کا جو خرچ ہے وہ آپ خود برداشت کریں گے کیونکہ کنواں کھودتے ہیں اینٹوں سے اس کو بناتے ہیں تب جا کر بجلی کا پمپ لگاتے ہیں۔ یہ کام محلہ نے خود کرنا ہے یعنی ہم نے پکی پکائی روٹی آپ کے منہ میں نہیں ڈالنی جس طرح بھائی بھائی کی مدد کرتا ہے اس طرح مدد ہو گی جس طرح ماں دودھ پیتے بچے کی مدد کرتی ہے اس طرح کی مدد نہیں ہو گی کیونکہ ہمارے نزدیک آپ کی عمر اللہ تعالیٰ کی طاقت اور آپ کے جذبہ فدائیت کے لحاظ سے دو مہینے کے بچے یا دو سال کے بچے سے زیادہ ہے آپ ایک حد تک اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں آپ کو اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا چاہیئے لیکن اگر حالات اس کی اجازت نہ دیں تب

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

کے حکم کے ماتحت مرکز آپ کے ساتھ تعاون کرے گا۔ لیکن اصل یہ چیز ہے کہ یہ کام آپ وقار عمل کے ماتحت کریں۔ آپ کنواں خود کھودیں اور مٹی نکالیں اور اینٹیں مہیا کریں۔ محنت کے ذریعہ جتنی رقم بچا سکتے ہیں وہ بچائیں جو نہیں بچا سکتے وہ جمع کریں پھر اس کے بعد اگر آپ کے اندر مزید طاقت نہ ہوئی تو اس صورت میں مرکز آپ کے لئے نل اور اس کا پمپ اور اس کے لئے بجلی کی موٹر جو بھی وہاں چھوٹی قسم کی لگ سکتی ہے۔ دو اڑھائی انچ کی کافی ہوگی۔ اب یہ پاکستان میں بڑی اچھی بننے لگ گئی ہیں۔ تو اس قسم کا بجلی کا کنواں لگا دیا جائے گا پھر اس کو سنبھالنا، نقصان سے بچانا، روزمرہ کے خرچ بروقت کرنا یہ بھی محلہ کا کام ہے۔ ہم اتنی مدد کر سکتے ہیں۔ دو نہیں بلکہ پانچ چھ کنویں لگتے ہوں تو میرے خیال میں اس سال لگ سکتے ہیں۔ پہلے دو محلوں کے لئے اب دقت پیدا ہو گئی ہے کیونکہ اگر انہوں نے سستی دکھائی تو دوسرے محلے اولیت لے جائیں گے۔ وہ کہیں گے ہم نے کام کر دیا پہلے ہمیں کنویں لگا کر دیں لیکن میرے نزدیک محلہ الف اور دارالعلوم کو زیادہ ضرورت ہے بہرحال یہ کام جو کرنے والے ہیں یہ اس طرح مل جل کر کرنے سے ہو سکتے ہیں اب بھی انشاء اللہ ہو جائیں گے۔ مجھے افسوس ہے پہلے اس طرف خیال نہیں آیا۔ جب سے مجلس صحت کا کام شروع ہوا ہے اس وقت سے ہی خود باہر نکل کر مختلف محلوں میں موقع پہ جگہوں کو دیکھتا ہوں پھر پتہ چلتا ہے اور ضرورتوں کے مطابق نئے خیالات ذہن میں آتے ہیں

تیسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مئی جون جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر گزر گئے اور اب دسمبر کا مہینہ آ گیا ہے۔ گویا دسمبر کے آخر میں موجودہ مالی سال کے آٹھ مہینے ختم ہو رہے ہیں۔ اس لئے جو بجٹ آپ نے اپنے نمائندوں کی معرفت مجلس شوریٰ میں پاس کیا تھا اس کا دو تہائی دسمبر کے آخر تک جمع ہو جانا چاہیئے۔ بعض دفعہ شیطان انسان کے دماغ میں عجیب طرح کے وسوسے بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے ہمیں اس سے بچنا چاہیئے بعض ایسی جگہوں سے اطلاع ملی ہے جنہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں عطایا نہیں دیئے یا بہت کم دیئے ہیں مگر انہوں نے یہ عذر بیان کر دیا کہ چونکہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے عطایا دینے تھے اور جلد ادا کرنے کا حکم تھا اس لئے ہم لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں کچھ سست ہو گئے ہیں۔ ادھر یہ عذر پیش کر دیا اور ادھر وہ کام بھی نہیں کیا۔ یہ تو بے خیالی کا نتیجہ ہے میں آپ پر الزام نہیں دیتا۔ انسان سے بھول ہو سکتی ہے۔ یہ اِنْ نَّسِیْنَا میں آتا ہے یعنی جو ہم بھول جائیں۔ مختلف راہوں سے شیطان ہم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بھول کر یہ عذر کر دیا نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے جو آپ دوستوں میں سے بعض لوگوں کے وعدے ہیں وہ رضا کارانہ طور پر ہیں۔ اور لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں۔ ورنہ تو جو آگے نکلے انہوں نے دسویں حصہ کی وصیت کر دی جو ان سے آگے نکلے انہوں نے نویں حصہ کی وصیت کر دی اور پھر آٹھویں حصہ کی پھر ساتویں حصہ کی پھر چھٹے حصہ کی کسی نے ۱/۳ کی کر دی۔ اس سے زیادہ وصیت تو اسلامی تعلیم کے مطابق نہیں کر سکتے۔ لیکن لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں۔ اور لازمی چندے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عقل اور سمجھ عطا کی ہے۔ جتنی سہولتیں دوستوں کی مجبوریوں کی وجہ سے دی جانی چاہئیں وہ دی جاتی ہیں مثلاً ہمارا زمیندار ہے جو سال میں دو دفعہ غلہ زمینوں سے اٹھا کر اپنے گھر لاتا ہے۔ تو ان کے لئے اس میں سہولت ہے کہ سال میں اگر ہر مہینہ چندہ نہیں دے سکتے تو سال میں دو دفعہ سارے سال کے چندے دے دیا کریں میں سمجھتا ہوں کہ جس کے ذمہ مثلاً ایک سو لازمی چندہ ہے وہ ایک فصل کے موقعہ پر دو دفعہ پچاس پچاس کر کے دینے کے ساتھ ساتھ ایک ایک روپیہ ہر مہینے ادا کرے تو اس کے لئے بہتر ہے کیونکہ کھانے کی طرح یہ بھی

ایک روحانی غذا

ہے اس کو ہر مہینے کچھ سہارا مل جائے گا۔ ویسے زمیندار کی عادت ہے کہ پانچ دن کی روٹی پانچ ہی دن کھا لے تو پانچ دن صبر بھی کر سکتا ہے دس وقتوں کی ایک وقت میں روٹی بھی کھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمیندار کو ایسی عجیب طاقت دی ہے کہ جس کا شہر والے تصور بھی نہیں کر سکتے۔ خود میرا اپنا مشاہدہ ہے ایک دفعہ میں خدام الاحمدیہ کے دورے پر گیا۔ ایک جگہ بارش ہو گئی سیلاب آ گیا۔ راستے رک گئے جس گاؤں جانا تھا وہاں کے قائد صاحب پانی میں سے گذرتے ہوئے سات آٹھ میل پر گاؤں سے دور جہاں سے آگے ہم نہیں جا سکتے تھے۔ ہمیں لینے کے لئے پہنچے۔ ہمارا سامان اٹھایا ہمارے ساتھ گئے۔ ہماری خدمت کی، ہمیں کھانا کھلایا۔ اور ہر وقت میرے ساتھ رہے اور کھانے میں شریک نہیں ہوئے۔ اگلے دن صبح کے ناشتے میں شریک نہیں ہوئے دوپہر کا کھانا کھا کر ملاقاتیں کر کے باتیں کر کے سمجھا کر، کام کے متعلق مشورہ لے کر مشورہ دے کر دوپہر کے کھانے کے بعد واپس آئے اس طرح آٹھ دس میل تک ہمارے ساتھ ہمیں واپس چھوڑنے آئے جہاں سے گئے تھے۔ اور جہاں ہماری پرانی سی کار کھڑی تھی جسے میں استعمال کرنے کے لئے مقامی تبلیغ والوں سے لے گیا تھا۔ تو جب ہم وہاں پہنچے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ہمارے ساتھ لگے رہے ہو کل سے کچھ کھایا بھی ہے کہنے لگے نہیں خدا تعالیٰ نے ایک زمیندار کو یہ طاقت دی ہوئی ہے اسلئے وہ یہ سمجھتا ہے کہ روحانی میدان میں بھی میں چھ ماہ کے بعد دے دوں گا تو گذارہ کر لوں گا خدا کرے گذارہ کر جائے۔ لیکن جتنا ہو سکے ماہانہ چندہ بھی دیں اس میں سے کٹوتی ہو جائے گی۔

کھانے کے لحاظ سے بھی زمیندار بڑے مشہور ہیں۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں ایک زمیندار دوست

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

میرے ہاں مہمان تھے اور بھی مہمان تھے جن کے لئے کھانا عموماً گھر میں ہی پکا کرتا تھا ایک دن انہوں نے کہا لنگر سے کھانا منگوا دیں چنانچہ میں نے رات کا کھانا منگوایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو بڑی دیر سے پہنچا۔ اتنے میں ہم کھانا کھا چکے تھے۔ یہ زمیندار دوست بھی کھانا کھا چکے تھے جب لنگر کا کھانا آیا جو بائیس ۲۲ روٹیاں اور اس کے مطابق سالن تھا تو یہ زمیندار دوست کہنے لگے صبح تک تو یہ خراب ہو جائے گا۔ لو میں ہی کھا لیتا ہوں چنانچہ انہوں نے رات کا کھانا کھانے کے باوجود ۲۲ روٹیاں اور سالن کھا لیا۔

پس زمیندار دوست کھانے پر صبر بھی کر سکتے ہیں اور پانچ پانچ دن کا کھانا اکٹھا بھی کھا لیتے ہیں۔ شہری لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کو ہم کہتے ہیں کہ جب خریف کی فصل کاٹو تو آدھا چندہ دے دو۔ اور جب ربیع کی کاٹو تو آدھا چندہ دے دو کچھ تھوڑا تھوڑا ہر مہینے دیتے رہا کرو لیکن اب چونکہ خریف کی فصلوں کی آمد آ رہی ہے اس واسطے آج میں خصوصاً اپنے زمیندار بھائیوں اور زمیندارہ جماعتوں کو یہ نصیحت کر رہا ہوں اور ساتھ ہی اپنی شہری آبادی کو بھی نصیحت کر رہا ہوں کہ لازمی چندہ دینا کا ۲/۳ حصہ ۳۱ دسمبر سے پہلے یہاں پہنچ جائے۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں ذرا سی ہمت کی بات ہے۔

ہمارے ناظر صاحبان

دفتری نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ حقیر انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کا امام بنا دیا ہے وہ کسی اور نگاہ سے دیکھتا ہے چنانچہ وہ گھبرایا کرتے ہیں اور میں ان کی گھبراہٹ پر مسکرایا کرتا ہوں۔ یہ قوم اس لئے پیدا نہیں کی گئی کہ وہ چندوں کی ادائیگی یا دیگر ہمہ گیر قربانیوں میں پیچھے رہ جائے۔ لیکن سال میں ایک دو بار ناظر صاحب بیت المال آمد پر گھبراہٹ کا دورہ آتا ہے آج کل بھی آیا ہوا ہے۔ وہ مجھے گھبراہٹ کے بار بار خط لکھ کر میری مسکراہٹوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔

پس میں اپنے زمیندار دوستوں سے یہ کہوں گا کہ اب آپ کو مثلاً گنے کی آمد آ رہی ہے۔ کپاس کی آمد آ رہی ہے۔ جن دوستوں نے مونجی لگا رکھی تھی، اس کی آمد ان کو پہنچ رہی ہے۔ اس وقت وہ بڑی آسانی سے اپنے اپنے چندے ادا کر سکتے ہیں۔ اور یہ خریف کی فصل ہی میں زیادہ آسانی ہے کیونکہ ربیع کی فصل سے زیادہ تر گندم آتی ہے ہمارا جو چھوٹا زمیندار ہے اس نے سارے سال کے لئے اپنے کھانے کا بھی انتظام کرنا ہوتا ہے وہ اس وقت چندے کا بوجھ پوری طرح نہیں اٹھا سکتا۔ ہمارا سندھ کی زمینوں کا تجربہ ہے (اس سے مراد سندھ کی ساری زمینیں ہیں جن میں حضرت صاحب اور جماعت کی زمین بھی شامل ہے) سارے سال کا خرچ خریف کی فصلوں میں سے رکھا جاتا تھا۔ گویا یہ اصول بنایا ہوا تھا۔ اور زمین سے جو اصل منافع متوقع ہوتا ہے وہ ربیع کی فصل سے حاصل کیا جاتا ہے۔ گنا اور کپاس تو CASH CROPS (کیش کراپس) ہیں یعنی یہ وہ فصلیں ہیں جن کے بدلہ میں آپ کو نقد روپیہ ملتا ہے۔ اسی طرح پنجاب کے اکثر حصوں میں لوگوں میں چاول کھانے کی عادت نہیں اس لئے یہ چاول بھی CASH CROP ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہ بھی بازار میں چلا جاتا ہے اور اس کے عوض نقد پیسے مل جاتے ہیں۔

اب چونکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مزدور بن گئے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے اموال میں بڑی برکت رکھی ہے۔

میری دعا ہے

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور آپ کی فصلوں اور تجارتوں میں اور بھی زیادہ برکت ڈالے اللہ تعالیٰ کی برکت کو جذب کرنے والی جو آپ کی کوشش اور سعی ہے اس میں کمی نہیں آنی چاہیئے۔ آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں جتنی زیادہ قربانی دیں گے اتنا ہی زیادہ وہ آپ کو دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔

اس لئے تمام زمیندارہ جماعتیں خریف کی فصلوں کی آمد سے اپنے لازمی چندوں کا کم از کم ۲/۳ حصہ ادا کریں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس سے دفتر والے گھبراتے پھریں۔ دوستوں کو توجہ دلانے کی ضرورت تھی میں نے ان کو توجہ دلا دی ہے اب یہ دفتر والوں کا کام ہے کہ وہ دوستوں تک ان کے گاؤں میں پہنچ کر توجہ دلائیں۔ کچھ دوست تو یہاں جلسہ میں آئے ہوئے ہیں لیکن اکثریت تو اپنے اپنے گاؤں میں آباد ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارے مربی صاحبان، وقف عارضی پر جانے والے دوستوں،

ہمارے

اخبار اور عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ جماعتوں کو توجہ دلائیں کہ ان پندرہ دنوں کے اندر اندر اپنے چندے کا ۲/۳ حصہ مرکز میں بھجوا دیں۔ یہ رقم انہوں نے کہاں سے تو نہیں دینی۔ یہ تو زمین کی اس پیداوار سے ادا کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی برکتوں کے ساتھ ان کو عطا فرمائی ہے۔ جس کے کچھ حصے بک گئے اور کچھ آج کل بک رہے ہیں

پس

ہمارے زمیندار دوست

اپنی ذمہ داریوں کو اخلاص کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی ربیع کی فصل میں انشاء اللہ برکت ڈال دے گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی ان برکتوں کے خود نظارے دیکھے ہیں۔ اس لئے میں تمام دوستوں سے عموماً اور زمیندار جماعتوں سے خصوصاً ایک بار پھر یہ کہتا ہوں کہ ہمارے بجٹ کا ۲/۳ حصہ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے پہلے مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہو جو نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا وعدہ اور لازمی چندہ اس ماہ میں ادا نہ کر سکتی ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس ماہ میں پہلے لازمی چندوں کو ادا کرے اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے بقیہ وعدوں کو جنوری یا فروری یا اگلی فصل کے نکلنے پر ڈال دے۔ لیکن لازمی چندوں کا ۲/۳ حصہ اس ماہ کے آخر تک ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور آپ کی کوششوں میں اور آپ کی زمینداری اور آپ کی تجارت اور آپ کے پیشوں میں برکت ڈالے۔

چوتھی بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بزرگ دوست مولوی یعقوب خان صاحب کل لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی بیعت خلافت اولیٰ کی ہے لیکن خلافت اولیٰ کی بیعت کرنے کے باوجود (ویسے تو یہ ایک موٹی بات ہے بچے بھی سمجھ جائیں گے کہ جب ایک خلافت کی بیعت کر لی تو پھر خلافت کا انکار دوسری خلافت کے وقت کیسے ہو گیا۔ مگر ہو گیا۔ بعض لوگ دنیا کے ابتلاء میں پھنس جاتے ہیں۔

غرض انہوں نے خلافت اولیٰ میں بیعت کی اور خلافت ثانیہ کا انکار کر دیا اور اس طرح غیر مبائعین میں شامل ہو گئے جنہوں نے خلافت کی بیعت نہیں کی۔ اور اس گروہ میں شامل نہیں ہوئے۔ جو خدا تعالیٰ کی برکتوں سے اس وقت ساری دنیا میں چھایا ہوا ہے۔ اس انکار پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ میں سمجھتا ہوں خلافت اولیٰ میں ان سے کوئی ایسی نیکی ہوئی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کا انجام بد نہیں ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے خلافت ثالثہ کی بیعت کر لی۔ اور اس کے بعد انہوں نے ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء کو وصیت بھی کر دی۔ گویا یہ آج سے تین سال پہلے کی بات ہے۔ انہوں نے بیعت بھی وصیت سے کچھ عرصہ شاید ایک دو مہینے پہلے کی تھی اور پوری بشاشت کے ساتھ اور بڑے دھڑلے کے ساتھ بیعت کی۔ ان کے ایک بڑے بیٹے تو پہلے سے بائع تھے۔ ان سے چھوٹے بیٹے نہ صرف یہ کہ بائع نہیں تھے بلکہ بڑا شدید اختلاف رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی فضل کیا۔ انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ پھر ان کی بیوی نے بھی بیعت کر لی اس پر مولوی صاحب مرحوم کے پرانے ساتھیوں کو بڑا غصہ آیا اور اپنے اس غصہ کا اظہار پیغام صلح میں بھی کرتے رہے اور مولوی صاحب بڑے پیار کے ساتھ ان کا جواب بھی دیتے رہے اور ان کو یہ نصیحت بھی کرتے رہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن

کامیاب کرنے کے لئے جو مہم اللہ تعالیٰ نے جاری کی ہے اس میں تمہارا بھی کوئی حصہ ہو تو پھر تم بھی خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔

پس خلافت سے دوری بھی رہی اور بڑے لمبے عرصے تک رہی پھر ایک وقت میں اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور وہ شمع خلافت کے پروانہ بن گئے۔ اور اس طرح ان کا اچھا انجام ہوا۔ خیر کے ساتھ ان کا خاتمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات بھی نہیں خدا کرے یہ پیار بڑھتے بڑھتے مرحوم کی اس خواہش کو بھی پورا کر دے اور وہ بھی خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ بہرحال لاہور میں ان کے کچھ عزیزوں نے کہا کہ وصیت کے باوجود ہم چاہتے ہیں کہ لاہور ہی میں ان کو دفنا دیا جائے۔ اگرچہ ان کی وصیت تھی مگر یہ تو عزیزوں کا کام تھا۔ کسی کا جنازہ زبردستی تو دوسری جگہ نہیں لے جایا جا سکتا اور نہ لے جانا چاہیئے۔ چنانچہ ان کا جنازہ ہسپتال سے ہماری

مسجد دارالذکر

میں لے جایا گیا اور غالباً وہیں ان کی تجہیز و تکفین ہوئی اور پھر مبائعین نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ ان کا جنازہ عزیزوں کو دکھانے کے لئے ان کے گھر لے گئے وہاں انہوں نے کہا کہ ہم تو نہیں چاہتے کہ ان کا جنازہ ربوہ لے جایا جائے چنانچہ انہوں نے مجھے فون پر اطلاع دی میں نے کہا اگر ان کے عزیز نہیں چاہتے تو پھر اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ ان کو امانتاً دفن کر دیا جائے وقتی طور پر ایسے جذبات ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے اور وہ ان کا جنازہ یہاں لے آئیں۔ لیکن ان کی جو روح ہے ان کے اوپر تو عزیزوں کا اختیار نہیں ہے روح کو خدا تعالیٰ نے جہاں پہنچانا تھا وہاں پہنچ گئی اللہ تعالیٰ سے ہم امید رکھتے ہیں اور ہماری دعائیں ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو فدائی جماعت جن سے خدا اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم راضی اور جو اپنے رب پر راضی ہیں اور جو اس گروہ میں ہیں جو ہم سے آگے جا چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان میں شامل کر دے اور بے شمار نعمتوں کا وارث بنائے۔ پس روح پر تو نہ میرا اختیار ہے اور نہ ان کے کسی عزیز کا اختیار اور نہ آپ کا اختیار ہے وہی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار سے غیر مبائعین پر ایک حجت بنا دیا اور ایک لمبا عرصہ ان میں رہے۔ اور ایک لمبا عرصہ ان کے سوچے سمجھے منصوبوں کے مطابق (جو بھی وہ سمجھے تھے) احمدیت کی ترقی کے لئے کوشاں رہے لمبے عرصہ کے مشاہدہ اور ایک لمبے عرصے کے جائزہ نے انہیں حقیقی کامیابیوں سے محرومی کا احساس بھی دلا دیا اور پھر وہ علیٰ وجہ البصیرت اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا ہونا ہے تو پھر جو شخص بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیار کرنے والا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نائب اور

خلیفہ کے جھنڈے تلے

جمع ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نیک دل پر اپنے پیار کا جلوہ نازل فرمایا اور جو غلطی تھی وہ اس شخص نے اسی دنیا میں معاف کرا لی اب ہمارا یہ بھائی خدا تعالیٰ کے پیار کو لے کر اخروی دنیا میں چلا گیا۔ ان کی نماز جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے بعد میں پڑھاؤں گا۔ سب دوست اس میں شامل ہوں اور ان کے لئے اور اپنے لئے اور جانے والوں کے لئے اور رہنے والوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کا پیار ہمیشہ ہمارے نصیب میں رہے اور کبھی عارضی طور پر بھی اس کی ناراضگی کی راہیں ہم پر نہ کھلیں اور ہمارے قدم ناپسندیدہ راستوں کی طرف نہ بھٹکیں۔

خدا کرے کہ آٹھ نو مہینوں کے بعد جب جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں اور عقل کے تابع ہو رہیں تو ان کا تابوت (جو خدا کرے عارضی طور پر وہاں دفن ہوا ہو) یہاں بہشتی مقبرہ میں آ جائے۔ بہرحال ان کی روح کا جو مقبرہ ہے وہ تو وہی ہے جو خدا نے ان کے لئے پسند کیا ہماری دعائیں ان کے ساتھ بھی ہیں۔ اور ہماری دعائیں ہر وقت پہلے جانے والوں کے ساتھ بھی ہیں یہاں جو رہ گئے ہیں ان کے ساتھ بھی ہیں دعا ہی تو ہماری

روح اور زندگی کا سہارا

ہے اس کے بغیر تو ہم ایک سانس بھی نہیں لے سکتے اور نہ کسی کامیابی کی امید رکھ سکتے ہیں نہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے جذب کرنے کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ یہ صرف دعا ہی ہے جس سے یہ سب کام ہو جاتا ہے۔ نماز جنازہ بھی ایک دعا ہے جس میں خدا کی حمد کی جاتی ہے ایک تہائی یا اس سے بھی زیادہ وقت میں اور جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ ایک تہائی وقت میں یا اس سے بھی زیادہ وقت میں اور جس میں ایک تہائی وقت سے کم اپنے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حسین حکمت نے اس کی بھی تقسیم یوں کی ہے کہ اس دعا کا ایک تھوڑا سا حصہ ہے اس میں وہ وفات پانے والے کے لئے اور باقی زندہ رہنے والوں کے لئے ہے پس اس پر بھی جب غور کریں تو

دو باتوں کا پتہ لگتا ہے

ایک یہ کہ جانے والے کے لئے ضرور دعا کرنی چاہیئے تاکہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی زیادتی ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جو زندہ ہیں ان کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے کیونکہ نماز جنازہ میں بھی دعاؤں کا زیادہ وقت ان کے لئے ہے یعنی اس دعا کے لئے نماز کا تیسرا حصہ ان کے لئے تھا۔ اس میں سے بھی ایک حصہ وفات پانے کے لئے اور باقی زندہ رہنے والوں کے لئے ہے تو اللہ تعالیٰ وفات پانے والوں پر بھی رحمتیں نازل فرمائے اور زندہ رہنے والوں کے لئے بھی بہت زیادہ رحمتیں نازل کرے کیونکہ ابھی انجام کا کچھ پتہ نہیں۔ خود انسان کو کوئی پتہ نہیں اور نہ کسی اور کو کوئی پتہ ہے پس جو شخص وفات پا گیا خدا کرے کہ اس کا انجام نیک ہو اور وہ خدا کی رحمتوں میں داخل ہونے والا ہو اور جو زندہ رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی فضل فرمائے اور ان سے کبھی ایسی غلطی سرزد نہ ہو کہ جس کے نتیجہ میں وہ اس کی نظرِ پیار اور نظرِ رضا سے محروم ہو جائیں۔ پس نماز جمعہ کے بعد میں انشاء اللہ ڈاکٹر مولانا محمد یعقوب خاں صاحب کا جنازہ پڑھاؤں گا آپ سب اس میں شامل ہوں۔

ٹنڈر نوٹس

سربمہر ٹنڈر ان ٹھیکیداروں سے حسب ذیل کاموں کے لئے مطلوب ہیں جنہوں نے سال ۱۹۷۲ء کی اندراج/تجدید فیس جمع کروا دی ہو۔ ٹنڈر مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۲ء بارہ بجے دن وصول کئے جائیں گے ٹنڈر فارم مبلغ ایک صد روپے اور دس روپے (ناقابل واپسی) مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء تک ہیڈ کلرک سے لئے جا سکتے ہیں مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء کے بعد کوئی ٹنڈر فارم نہیں دیا جائے گا۔ زر ضمانت بذریعہ چالان خزانہ یا ڈیپازٹ کال لوکل بنک ہمراہ ٹنڈر ہونا لازمی ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں ٹنڈر فارم جاری نہیں کیا جائے گا۔ کام کی تفصیلات شرائط۔ نقشہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں دوران اوقات کار دیکھے جا سکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹنڈر مسترد کر سکتا ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱	کشادگی مضبوطی سڑک میانوالی مظفر گڑھ میل ۳۱/۵ تا ۳۳/۵ (میل ۲۶/۱ تا ۳۳/۵)	۱۰ لاکھ	بیس ہزار	آٹھ ماہ
۲	سیلابی نقصانات کی بحالی میل ۲۳۰ - ۲۳۱ میانوالی کالا باغ روڈ	۹۰ ہزار	ایک ہزار آٹھ سو	تین ماہ

ایگزیکٹو انجینئر
ہائی ویز ڈویژن میانوالی

3002 12-07

مکان قابل فروخت
دو کمروں سٹور۔ باورچی خانہ، غسلخانہ اور برآمدہ پختہ پر مشتمل۔ پانی بجلی رقبہ دس مرلے واقعہ محلہ دارالنصر غربی مسجد کے بالکل قریب خواہشمند احباب پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں
م۔ ذ معرفت الفضل ربوہ